جماعت کی اطلاع کے لیے اذان واقامت کے درمیان صلوٰۃ پڑھنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ فجر کی اذان کے بعد اقامت سے پہلے اسپیکر پر "الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ، الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ" کے ذریعے نماز کا اعلان کرنا کیسا؟

سائل: (علی حسن، فیصل آباد)

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اذان کے بعد اقامت سے پہلے دوبارہ اعلان کرنے کو شریعت میں تثویب کہتے ہیں۔ نمازِ مغرب کے علاوہ بقیہ تمام نمازوں میں تثویب کہنا مستحسن یعنی اچھا عمل ہے۔ نماز مغرب میں دوبارہ اعلان نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ نماز مغرب میں (اذان وقیام جماعت کے درمیان) وقت تنگ ہونے کی وجہ سے نمازی اذان کے وقت ہی مسجد میں موجود ہوتے ہیں۔ فجر میں تثویب میں دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے، ایک یہ کہ دو تین مختصر درود شریف کے صیغے پڑھیں، اس سے زیادہ نہیں اور دوسری بات، اسپیکر کی آواز معتدل ہو، لوگوں کے کان پھاڑنے اور تکلیف دینے والی نہ ہو جیسا کہ عموماً ہوتی ہے۔

شریعت نے تثویب کے لیے خاص الفاظ مقرر نہیں فرمائے، بلکہ ہر جگہ کے عرف وعادت کے مطابق تثویب کہی جائے، چاہے "الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کے الفاظ کے ذریعے اعلان ہو یا یہ اعلان کہ "جماعت کھڑی ہوگئی ہے" یا کوئی بھی ایسا قول یا فعل کہ جس میں دوبارہ اطلاع دینا ہو، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں فجر کی اذان کے بعد اقامت سے پہلے اسپیکر پر "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ" کے ذریعے دوبارہ اطلاع دینا بالکل درست اور شرعاً ایک مستحسن عمل ہے۔

تثویب کیا ہے؟ چنانچہ علامہ ابو المَعَالی بخاری حنفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 616ھ/1219ء) لکھتے ہیں: "معنی التثویب العود الی الاعلام بعد الاعلام الاول" ترجمہ: تثویب کا معنی ہے اعلانِ اول (یعنی اذان) کے بعد (نماز کے لیے) دوبارہ اعلان کرنا۔ (المحیط البرھانی، جلد 1، کتاب الصلاۃ، صفحہ 344، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

تثویب اہلِ اسلام کے ہاں اچھا عمل ہے، جیسا کہ علامہ اکمل الدین رومی بابرتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 786ھ/1384ء) لکھتے ہیں: "احدث المتاخرون التثویب بین الاذان والاقامۃ علی حسب ماتعارفوہ فی جمیع الصلوات سوی المغرب مع ابقاء

الاول ومارآه المؤمنون حسنا فهو عند اللہ حسن" ترجمہ: متاخرین نے اصل (یعنی تثویب فجر) کو باقی رکھنے کے ساتھ نمازِ مغرب کے علاوہ ہر نماز کی اذان واقامت کے درمیان متعارف طریقہ پر تثویب کو رائج کیا ہے اور جسے مسلمان بہتر جانیں، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی بہتر ہوتا ہے۔ (العنایۃ شرح الهدایۃ، جلد 1، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، صفحہ 246، مطبوعہ دار الفکر)

مغرب میں تثویب نہیں ہے۔ درر الحکام شرح غرر الاحکام میں ہے: "(يثوب ويجلس بينهما الا في المغرب) فلان التثويب لاعلام الجماعة وهم في المغرب حاضرون لضيق وقته ملتقطا" ترجمہ: اذان اور اقامت کے درمیان تثویب کہی جائے گی اور ان دونوں کے درمیان بیٹھا جائے گا، سوائے مغرب کے، کیونکہ تثویب جماعت کے متعلق اعلان کے لیے ہوتی ہے اور مغرب میں نمازی وقت کے تنگ ہونے کی وجہ سے (اذان کے وقت ہی) موجود ہوتے ہیں۔ (دُرر الحکام شرح غرر الاحکام، جلد 1، صفحہ 56، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیۃ)

اذان کے بعد صلاۃ کہنے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "اسے فقہ میں تثویب کہتے ہیں، یعنی مسلمانوں کو نماز کی اطلاع اذان سے دے کر پھر دوبارہ اطلاع دینا اور وہ شہروں کے عرف پر ہے، جہاں جس طرح اطلاعِ مکرر رائج ہو، وہی تثویب ہے، خواہ عام طور پر ہو جیسے "صلاۃ" کہی جاتی ہے یا خاص طریقہ پر، مثلاً کسی سے کہنا اذان ہوگئی یا جماعت کھڑی ہوتی ہے یا امام آ گئے یا کوئی قول یا فعل ایسا جس میں دوبارہ اطلاع دینا ہو، وہ سب تثویب ہے اور اس کا اور صلاۃ کا ایک حکم ہے، یعنی جائز۔" (فتاوی رضویہ، جلد 5، صفحہ 361، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "متاخرین نے تثویب مستحسن رکھی ہے، یعنی اَذان کے بعد نماز کے لیے دوبارہ اعلان کرنا اور اس کے لیے شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کیے، بلکہ جو وہاں کا عرف ہو، مثلاً اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ یا قَامَتْ قَامَتْ یا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ۔ مغرب کی اَذان کے بعد تثویب نہیں ہوتی۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 474، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9544

تاریخ اجراء: 12 ربیع الثانی 1447ھ/06 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net